مقدمہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

تمام تعریفات اللہ رب العزت کے نام جس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی روحانی وذہنی تسکین کے لیے قرآن پاک جیسا ہدایت نامہ عطا فرمایا لاتعداد درود وسلام ہو سید الانبیاء والمرسلین ﷺ پر کہ جنہوں نے نہ صرف اس سسکتی ہوئی انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکالا بلکہ پاک اور مقدس کلام قرآن پاک کے ذریعہ انسانیت کے لیے پُرامن اور خوشحال معاشرہ قائم کیا۔ جو تمام الہامی کتب سے بڑھ کر عزت وشرف والی، عظمت وفضیلت والی، شک وشبہ اور تحریفات سے مبرا ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

موضوع کا تعارف واہمیت

قرآن کریم اللہ جل شانہ کی آخری اور لاریب کتاب ہے جس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے ہدایت کاملہ موجود ہے قیامت تک آنے والی نسل انسانی کے ہر ہر فرد کے لیے دنیا وآخرت کی بھلائی کے لیے جو راہنمائی بھی درکار تھی وہ قرآن مجید میں کہیں تفصیلاً کہیں اصولاً بیان کردی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِيۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ۔[1]

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن نازل ہوا جو لوگوں کا راہنما ہے۔

نبی کریم ﷺ کو خاتم المرسلین بنا کر بھیجا اور قرآن حکیم کے سب سے پہلے شارح، مبین، مفسر اور مبلغ نبی کریم ﷺ ہی تھے۔

هُوَ الَّذِيۡ بَعَثَ فِي الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ۔[2]

وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے محمد ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا جو ان کے سامنے اسکی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور انہیں (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

نبی کریم ﷺ نے حق تبیین و تفسیر باتمام واکمال ادا فرمایا صحابہ کرامؓ کو باوجود عربی زبان وادب کا فطری ملکہ حاصل ہونے کے، قرآن حکیم کے مطالب و معانی اور تشریح و تفسیر کے لیے نبی کریم ﷺ سے سوال کرنے کی ضرورت پیش آتی اور نبی کریم ﷺ تعلیم کتاب کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے آیات کے معانی بیان فرماتے۔ نبی کریم ﷺ سے مستغنی ہو کر

---

[1] ۔البقرۃ،۱۸۵:۲

[2] ۔الجمعہ،۲:۶۲

قرآن کے مطالب و معانی تک رسائی ناممکن ہے جس طرح صحابہ کرامؓ قرآن کے فہم کے لیے نبی کریم ﷺ کے محتاج تھے اسی طرح امت مسلمہ کا، ہر زمانے کا، ہر فرد قرآن کے فہم کے لیے نبی کریم ﷺ کا محتاج ہے۔ قرآن حکیم کی فصیح و بلیغ عربی زبان کو سمجھنے کے لیے عربی ادب کا اعلیٰ شاہکار آپ کے فرامین و اقوال کا ذخیرہ ہے جو حدیث کی شکل میں موجود ہے۔

نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے قرآن کے معانی و مطالب سیکھے اور یہ علم اگلی نسل کو منتقل کیا۔ قرآن کا سب سے بڑھ کر فہم رکھنے والا طبقہ صحابہ کرامؓ کا تھا اور اس کے بعد ان کے تلامذہ کا اس طرح یہ علم نسل بعد نسل منتقل ہوتا چلا آیا۔ امت مسلمہ پر کوئی دور ایسا نہیں گزرا کہ یہ امت قرآن کے معانی و مطالب سے محروم یا بے خبر رہی ہو۔ قرآن کا حقیقی علم و فہم مستور ہو یا قرآن کے فہم کے لازمی اصول نگاہوں سے اوجھل ہوئے ہوں ہر دور میں علماء کا ایک جم غفیر موجود رہا ہے جسے اللہ جل شانہ نے قرآن کے فہم سے حصہ وافر عطا کیا۔ قرآن حکیم کی تشریح و بیان اور تفسیر و توضیح کا اصطلاحی نام حدیث و سنت ہے چنانچہ حدیث و سنت بھی انہی انتظام کے تحت محفوظیت سے سرفراز ہوئی۔ قرآن حکیم کا سمجھنا حدیث و سنت سے مدد لیے بغیر ناممکن ہے قرآن کے تمام علوم کا اولین ماخذ و مصدر حدیث و سنت ہے۔

کتب احادیث میں مسند احمد بن حنبلؒ کو مرکزی و امتیازی مقام حاصل ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ (۱۶۴ھ – ۲۴۱ھ) نے جب یہ کتاب مرتب کی تو اس میں تقریباً تیس ہزار احادیث شامل کیں لیکن امام احمد بن حنبلؒ مسلسل ان پر نظر ثانی کرتے رہے۔ اس طرح ہر تھوڑے عرصے کے بعد اس کا نیا نسخہ تیار کرنے اور پوری زندگی اس کتاب پر غور و خوض کرتے رہے جب امام احمد بن حنبلؒ کا انتقال (۲۴۱ھ) ہو گیا تو ان کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ جو خود ایک بڑے محدث تھے، نے اس کتاب کی تکمیل و تہذیب کی گویا یہ آپ کی زندگی بھر کی محنتوں اور علمی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے ۱۰۲۳ صحابہ و تابعین کی احادیث کو اس کتاب میں جمع فرمایا ہے۔ تمام کتب مسانید میں اسے تاریخی و علمی اعتبار سے اولیت حاصل ہے امام احمد بن حنبلؒ کی اس عظیم الشان کتاب میں قرآن مجید کے علوم سے متعلق کثیر التعداد روایات موجود ہیں۔ علوم القرآن سے متعلق روایات کی تفہیم کے لیے ان کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ نہایت ضروری ہے اور یہ ایک اہم علمی کام ہے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ اس کے اندر پائی جانے والی روایات کو مختلف مضامین کے حوالے سے جمع کیا جائے۔ لہٰذا ایم فل کی سطح پر تمام مضامین کو علیحدہ علیحدہ کر کے ان کی روایات کو جمع کرنا ممکن نہیں۔ اس لیے میں نے علوم القرآن میں اپنی خصوصی دلچسپی کے باعث اس بات کا ارادہ کیا کہ میں فن علوم القرآن سے متعلق روایات کو اس فن کی مختلف انواع کے تحت جمع کر دوں اور ان روایات کی روشنی میں اس سے متعلق خصوصی مضمون پر علمی بحث کو بیان کروں۔

موضوع تحقیق کے بنیادی سوالات

مقالہ ہذا میں موضوع تحقیق کے بنیادی سوالات یہ ہیں۔

1. کیا علوم القرآن کی اساسیات قرآن کے علاوہ احادیث میں بھی ہیں؟
2. علوم القرآن کا آغاز احادیث کے ضمن میں کیسے ہوا؟

3. کیا مسند احمدؒ میں علوم القرآن سے متعلقہ باہم متعارض روایات موجود ہیں؟
4. مسند احمدؒ میں علوم القرآن سے متعلق روایات کی تشریح وتوضیح میں محدثین مفسرین اور ماہرین علوم القرآن کی آراء کیا ہیں؟
5. کیا مسند احمد میں علوم القرآن سے متعلق مکرر روایات بھی موجود ہیں؟

سابقہ کام کا جائزہ

مسند احمد بن حنبلؒ حدیث کا اہم مجموعہ ہے جس میں علوم القرآن سے متعلقہ کئی روایات موجود ہیں۔ میرے علم کے مطابق مسند احمد بن حنبل میں موجود علوم القرآن سے متعلقہ روایات پر کسی بھی نوعیت کا توضیحی و تجزیاتی کام نہیں کیا گیا۔ امام احمد بن حنبلؒ کی حیات اور شخصیت سے متعلق ایم۔ اے کی سطح پر مواد موجود ہے لہٰذا مسند احمد بن حنبلؒ میں موجود علوم القرآن سے متعلقہ روایات پر تحقیقی کام کی ضرورت تھی۔

مقاصد تحقیق

- علوم القرآن کی ضرورت واہمیت کو احادیث نبویہ کی روشنی میں اجاگر کرنا۔
- علوم القرآن کے تنوع کا احادیث کی تدوین کے ضمن میں جائزہ لینا اور اس حوالہ سے مسند احمدؒ کا خصوصی مطالعہ کرنا۔
- صحابہ کرامؓ کے ذوقِ قرآنی کا مسند احمد بن حنبلؒ کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ کرنا۔
- مسند احمدؒ کی روشنی میں علوم القرآن سے متعلق روایات کی تشریح وتوضیح کرنا۔
- قرآن کو سنت کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے امت کے اس اجماعی فیصلے کو تحقیقی شواہد سے ثابت کرنا۔
- مسند احمدؒ میں علوم القرآن سے متعلق روایات سے پیدا ہونے والے اشکالات اور ابہامات کو رفع کرنا۔
- مسند احمدؒ کی روشنی میں علوم القرآن کے متنوع مباحث کو یکجا جمع کرنا۔

اسلوبِ تحقیق

- مقالہ ہذا، انتساب، اظہارِ تشکر، مقدمہ اور پانچ ابواب پر مشتمل ہے نیز ہر باب کے آخر میں خلاصہ بحث دیا گیا ہے۔
- قرآنی آیت کا حوالہ پیش کرنے کی صورت میں سب سے پہلے سورۃ کا نام، سورۃ کا نمبر اور پھر آیت کا نمبر درج کیا گیا ہے۔ نیز قرآنی آیت کا ترجمہ بھی مترجم شدہ قرآن کریم سے پیش کیا گیا ہے۔
- احادیث وآثار کا حوالہ دیتے وقت ان کے بنیادی مصادر درج کیے گئے ہیں۔
- مقالہ میں علوم القرآن سے متعلق مستند اور بنیادی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے نیز قول کی تائید میں ضمناً جدید کتب علوم القرآن سے مدد لی گئی ہے۔
- مقالہ کے دوران وضاحت طلب امور کو حواشی (Foot Notes) میں بیان کیا گیا ہے۔
- مقالہ میں مسند احمدؒ میں سے پیش کی گئی روایات میں سب سے پہلے مکمل حوالہ دیا گیا ہے اور دوسری دفعہ صرف المسند کے ساتھ جلد، صفحہ اور حدیث نمبر لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

- پہلی دفعہ حوالہ کی صورت میں کتاب اور مصنف کا مکمل نام اور مکتبہ کا نام درج کیا گیا ہے جبکہ دوبارہ حوالہ کی صورت میں صرف مصنف کے مختصر نام یا کتاب کے نام پر ہی اکتفا کیا گیا ہے نیز ایک ہی صفحہ پر مکرر حوالہ کی صورت میں ایضاً درج کیا گیا ہے۔
- مواد کے حصول کے لیے علمی رسائل و جرائد، عربی کتب اور پبلک لائبریریوں سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔
- اردو، عربی کی لغات اور دیگر دائرہ معارف سے خصوصی مدد لی گئی ہے۔
- مقالہ کے آخر میں خلاصہ تحقیق، سفارشات اور مصادر و مراجع دیئے گئے ہیں۔

مقالہ ہذا پانچ ابواب پر مشتمل ہے جو مختلف فصول پر تقسیم کیا گیا ہے۔

باب اول: اس کا عنوان "امام احمد بن حنبلؒ، حیات و خدمات" ہے۔ یہ چار فصول پر مشتمل ہے۔ فصل اول میں امام احمد بن حنبلؒ کے عہد کا علمی، سیاسی و دینی پس منظر پیش کیا گیا ہے۔ فصل دوم اور سوم میں ان کے حالاتِ زندگی اور علمی مقام و مرتبہ سے متعلق بحث کی گئی ہے۔ نیز مختلف علوم میں آپ کی شخصیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ فصل چہارم میں احمد بن حنبلؒ کی کتاب المسند اور اس کے خصائص کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

باب دوم: اس کا عنوان "تلاوت قرآن اور اس کی فضیلت سے متعلق روایات" ہے۔ یہ تین فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل فضائل قرآن سے متعلق ہے جس میں مسند احمدؒ میں موجود قرآنی فضائل سے متعلق روایات کو پیش کر کے بحث کی گئی ہے۔ نیز روایات کی ترتیب میں ان کے نمبروں کا درجہ بدرجہ لحاظ رکھا گیا ہے اور اسی فصل میں الگ سے فضائل سور سے متعلق روایات کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ جس میں الگ الگ سورتوں کے نام دے کر اس سورت کے فضائل سے متعلق روایات کو نمبر کی ترتیب کے ساتھ رکھا گیا ہے نیز انہی روایات کے ضمن میں توضیحی طور پر بحث بھی کی گئی ہے۔ فصل دوم تلاوت قرآن کی فضیلت سے متعلق ہے۔ جس میں تمام روایات جو مسند احمدؒ میں قرآنی فضیلت سے متعلق ہیں، کو پیش کر کے بحث کی گئی ہے۔ فصل سوم تلاوت قرآن کے آداب سے متعلق ہے اس میں مسند احمدؒ میں موجود روایات کو نکات کی صورت میں جمع کیا گیا ہے نیز ان کا تجزیاتی و توضیحی مطالعہ بھی کیا گیا ہے۔

باب سوم: یہ "تاریخ و تدوین قرآن سے متعلق روایات" پر مشتمل باب ہے جسے چار فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فصل اول نزول قرآن سے متعلق ہے۔ جس میں پہلے نزول قرآن سے متعلق وہ تمام روایات جمع کی گئی ہیں جو مسند احمد میں موجود ہیں اور پھر نزول کے تمام مراحل پیش کرتے ہوئے نیز نزول قرآن کے وقت آپ ﷺ کی کیفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے بحث کی گئی ہے۔ فصل دوم جمع قرآن سے متعلق ہے جس میں روایات کو اکٹھا کر کے عہد نبوی ﷺ سے لے کر عہد عثمانی تک کیے گئے قرآن کو جمع کرنے کے حوالے سے کام پر بحث کی گئی ہے۔ فصل سوم اور چہارم بالترتیب ترتیب قرآن اور ناسخ و منسوخ پر مشتمل ہے۔ ان علوم میں بھی پچھلی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے پہلے روایات کو جمع کیا گیا ہے پھر ان پر بحث کی گئی ہے۔ نیز روایات کی ترتیب روایت کے نمبر کے حساب سے ہی دی گئی ہے۔

باب چہارم: اس کا عنوان "علم قراءت اور سبعہ اُحرف سے متعلق روایات" ہے۔ یہ تین فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں علم قراءت کا تعارف واہمیت مختلف عربی وار دو کتب کو مصادر بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ فصل دوم میں علم قراءت سے متعلق وہ تمام روایات پیش کی گئی ہیں جو مسند احمدؒ میں ہمیں ملتی ہیں نیز ان روایات کے ضمن میں بحث کرتے ہوئے قراءت کے ان طریقوں کی بھی وضاحت کی گئی ہے جن کا ذکر روایات میں آیا ہے۔ فصل سوم میں سبعہ احرف سے متعلق تمام روایات کو پیش کر کے اس موضوع پر بحث کی گئی ہے۔اس باب میں بھی روایات کی ترتیب کالحاظ سابقہ ابواب کی ترتیب کے مطابق ہی رکھا گیا ہے۔

باب پنجم: یہ باب "اسباب نزول سے متعلق روایات" پر مشتمل ہے۔ فصل اول میں علم اسبابِ نزول کی معرفت سے متعلق تمام پہلوؤں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے جامع انداز میں بحث کی گئی ہے۔ فصل دوم مکی سورتوں اور روایات اسباب نزول سے متعلق ہے۔اس میں روایات کو پیش کرنے سے پہلے مکی اور مدنی سورتوں سے متعلق مختصر سا تعارف پیش کیا گیا ہے اور مکی سورتوں کی خصوصیات پیش کرتے ہوئے ان تمام مکی سورتوں کے نام ترتیب سے پیش کیے گئے ہیں جن سے متعلق روایات مسند احمدؒ میں موجود ہیں اسی طرح فصل سوم میں بھی مدنی سورتوں سے متعلق روایات کو پیش کیا گیا ہے ان روایات سے پہلے مدنی سورتوں کی خصوصیات بیان کر کے ان تمام مدنی سورتوں کے نام دیئے گئے ہیں جن سے متعلق روایات مسند احمدؒ میں موجود ہیں۔اس باب میں روایات کے بیان میں سورتوں اور آیات کی ترتیب کالحاظ رکھا گیا ہے۔اور روایات میں موجود اشکال وابہام کو مختصراً واضح کیا گیا ہے۔

آخر میں تمام مقالہ کا خلاصہ بحث تحریر کر کے سفارشات اور مصادر ومراجع دیئے گئے ہیں۔

اپنے اس پورے مقالہ کی تحقیق میں مسند احمدؒ کا مکمل مجموعہ میں نے اہتمام کے ساتھ خود پڑھا ہے جو کہ ایک دقت طلب کام تھا۔اس کو پڑھنے کے دوران مجھے کئی مشکلات بھی پیش آئیں لیکن اللہ کے خصوصی فضل وکرم اور اپنے استاد جناب ڈاکٹر محمد فاروق حیدر کی بھرپور حوصلہ افزائی کی وجہ سے میں اسے مکمل پڑھنے میں کامیاب ہوئی اور علوم القرآن سے متعلق روایات کو اس کے مختلف مضامین کے تحت جمع کرتی گئی۔ مسند احمدؒ کے تحت جمع کی گئی روایات کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجم نسخہ کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔مقالہ میں علوم القرآن سے متعلق تمام روایات کو مسند احمدؒ میں سے جمع کرنے کے دوران محتاط رویہ اختیار کیا گیا ہے مکرر روایات کو حذف کرتے ہوئے پوری کوشش کی گئی ہے کہ ان روایات کی روشنی میں اس موضوع کے تمام پہلوؤں کو اچھے طریقے سے پیش کیا جائے اور ہر قسم کے اشکال اور ابہام کو رفع کیا جائے تاہم نقائص سے پاک صرف اللہ کی ذات ہے۔

اللہ پاک اپنے خصوصی فضل وکرم سے اسے شرف قبولیت عطافرما کر ہم سب کے لیے نفع بخش بنائے۔آمین۔

سعدیہ تحسین

۹ذوالحجہ جمعۃالمبارک ۱۴۳۳ھ

بمطابق ۲۶ اکتوبر ۲۰۱۲ء